

آب اسے دو ستوا یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیش گوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ **تُنبِئُكَ الَّذِي اسْمٰی بَعْدِهِ لِيَلْمَازًا مِنَ السَّعْدِ الْحَرَامِ اِلَى السَّعْدِ الْاَقْبَبِ الَّذِي بَادَرْنَا حَوْلَهُ** اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا (شہار چندہ منارہ منارہ المسیح ص ۱۰۷ و ۱۰۸)

یہ شہار ۱۵-۱۶ اداق کلاں پر ۲۸ مئی سن ۱۹۱۹ء کو شائع ہوا تھا دس ہزار روپے کی لاگت بتلائی گئی تھی جس میں سے بہت سا روپیہ عقل کے اندوہوں سے وصول بھی ہوا لیکن یہ مال اکبر کا پیٹ کوئی ایسا چھوٹا نہ تھا جو اتنے سے بھر جاتا۔ آپ سب کچھ سمجھ کر گئے۔ مگر کہیں ٹیک نہ لیا۔

ناؤ افسوس! اس منارہ کا نقشہ آج تک اپنی بانی کی یادگار میں ورثا ہے نہ وہ منارہ بنانے اسکی پاس مسیح موعود نازل ہوا۔ آہ سے جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال + اب آرزو یہ ہے کہ کہیں آرزو نہ ہو

## منشی سعد اللہ مرحوم لودانوی کی بابت

منشی سعد اللہ صاحب مرحوم ایک خوشیے نو مسلم دیندار تھے خدا انکو بخشے اور انکی اولاد کو صاحب رکھو آپ لودانہ میں رہتی تھے گورنمنٹ پبلسر تھے طبیعت میں ذوق شاعری بھی تھا۔ مرزا کے اول مخالفین میں تھے

اس لئے مرزا صاحب نے حسب عادت تنگ آکر ان کے حق میں بھی پیشگوئی کی پھیل چڑھی جھاڑ دی جو درج ذیل ہے۔

یہ گیارہواں اعتراض ہے یہی جو ایک منہ و زادہ سعد اللہ نام لودانہ اپنے شہار ۱۶ ستمبر ۱۹۱۹ء میں لکھا ہے جو سن سے لڑتا رہا اسے مرزا دیکھ گیا کہ تیرا کیا انجام ہوگا اور خدا اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑتا ہے بخدا چھو اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو تیری نسبت الہام ہوئی ہے انا اللہ انکار اقول لا ابقوا شہار لغامی تین ہزار۔ مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۹ء (۱)

اس الہام میں رجال اکبر نے منشی صاحب مرحوم کی بابت ابتر کی پیش گوئی کی جو ابتر



عربی میں اسکو کہتے ہیں جسکی تریبہ اولاد نہ ہو چنانچہ عربی لغات کی معتبر کتاب قاموس میں کہا ہے اللہی لا عقب له ومن لا نسل له یعنی جس کے پیچھے کوئی نہ ہو اور جس کی نسل نہ ہو عمر نشی صاحب کے ہاں خدا کے فضل سے ہر قسم کی اولاد ذکور و اناث ہو جودیں۔ آپ کو رکے کا نام میان محمود ہے۔ جوان صلح۔ گویا اس شعر کا مصداق ہو سے

بالائے سرش ز ہوش مندی بد سے تافت ستارہ پسنندی

اس پیش گوئی کے متعلق وہاں نے کہا تک اعتبار بجایا تھا۔ اس کے ثبوت کے لئے قادیانی کے اخبار اکلم سے مندرجہ ذیل عبارت نقل ہے:-

یہ بچہ اس امر کا ذکر بھی کرنا ضروری ہے کہ تھوڑی ہی دنوں کا ذکر ہے کہ سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا کہ چونکہ اس کی اولاد کا آگے سلسلہ شروع نہیں ہوا اس لئے یہ پوری ہو گئی۔ اسپر ایک نہایت محتاط اور دور اندیش خادم نے عرض کیا کہ یہ شاید قبل از وقت ہو۔ اسپر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور میں اسپر کوئی تامل نہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اسپر نفع ہماری ہے اسپر حضرت کو الہام ہوا جو اکلم میں موجود ہے اور میرا لہجہ کر چھاپ دیا گیا لہذا قسم علی اللہ لا برہ۔ (اکلم۔۔ اجوری سنہ ۱۹۰۷ء ص ۷۷ کالم ۴)

دیکھو اس پیشگوئی پر کس قدر زور دیا گیا ہے۔ وہاں اکبر نے جب دیکھا کہ فتنی صاحب مجرم کے ہاں تو ہر قسم کی اولاد ہے اور مجرم کے مرتے دم تک زندہ بھی رہے ہیں۔ اس لئے بات بنانے کو یوں لکھا کہ:-

وہ پیش گوئی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر ظاہر ہوئی اسکا بھی یہی منشا تھا کہ آخر کار سعادت کی قطع نسل ہو جائیگی چنانچہ اس کے علامات بھی ظاہر ہو گئے کہ باوجود اس کے کہ پیشگوئی پر بارہ سال کے قریب مدت گزرتی تب بھی سعد اللہ کے گھر میں پیش گوئی کے بعد رکنا نہ ہوا اور نہ اس کے لڑکے کی اولاد ہوئی کیا اس واقعہ سے پیشگوئی کے اثر کی کچھ بھی بونہیں آتی کہ پیش گوئی کے بعد تین بارہ سال تک سعد اللہ زندہ رہا اور جو رو رکھتا تھا مگر پھر ہی اولاد کا ہونا ایسا رک گیا جیسا کہ ایک سیلاب کے آگے بندہ لگایا جاتا ہے اور رکنا جو پیش گوئی کو



پہلے بھر پندرہ سال موجود تھا وہ پندرہ سال تک پہنچ گیا اور شادی تک فوت نہ آئی۔  
 اور بعد ازاں ایک جوان مقبوض تھا اور اس لائق تھا کہ پیش گوئی کے بعد کسی لڑکے اس کے گھر میں  
 پیدا ہو جائے لیکن پیش گوئی کے بعد موت کے دن تک اس کے گھر میں کوئی زندہ رہنے والا  
 لڑکا پیدا نہیں ہوا اور نہ اس کے لڑکے کے گھر میں کچھ اولاد ہوئی بلکہ اتنا کہ شادی سے محروم  
 ہے اور نہ لایا گیا ہے کہ اسکی عمر تیس برس یا اس سے زائد ہے پس پیشگوئی نے اپنی سچائی کو ظاہر  
 کر دیا کہ پیش گوئی کے بعد خدا تعالیٰ نے بعد ازاں اس کے گھر میں نسل کا پیدا کرنا روک دیا۔ (تمہ  
 حقیقۃ الوحی ص ۱۱)

اس کلام بے نظام میں دو باتیں کہی ہیں ایک تو یہ وجہ بتلائی ہے کہ موجودہ زمانہ پیشگوئی  
 سے پہلے کہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس لڑکے نسل آگے نہیں چلی۔ بلکہ شادی ہی نہیں ہوئی اس  
 سے بڑھ کر ایک مقام پر لڑکے کی شادی نہ ہونے پر منسی اڑانا ہوا اسکی عدم رجولیت کی طرف بھی  
 اشارہ کرتا ہے لیکن خدا کی شان کہ اب اس لڑکے کی شادی ہی ہو چکی ہے لڑکا باوجود عمر ۲۲-۲۰  
 سال کے بوجہ داڑھی منشرح ہونے کے سن معلوم ہوتا ہے اسکو مرزا نے اسے تیس سال

۱۱ جہاں مرزا جی کی اور باتیں نرال ہیں ان اسی حساب دانی بھی عالم بالا سے تعلق رکھتی ہے۔  
 کہتے ہیں کہ پیش گوئی کو بعد ازاں بارہ سال تک زندہ رہا اور پیشگوئی سے پہلے اسکی بیٹے کی عمر پندرہ سال کی تھی۔  
 پھر ان دونوں بتوں کو بطور مجموعہ کر کے فرماتے ہیں کہ اب بعد ازاں کا بیٹا تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر  
 کا ہو گیا ہے۔ حالانکہ اگر ہم بعد ازاں کی موت جو ۲۲ بعد از شادی واقع ہوئی تھی اسے وقت کو چھوڑ کر  
 مرزا جی اس تحریر زتمہ حقیقۃ الوحی کی تاریخ (۱۰-۱۱) سے گنتہ تک کر دن بھی اس حساب میں جمع کریں  
 تو بھی ہر مارچ گنتہ تک بعد ازاں مرحوم کے بچے کی عمر زیادہ سے زیادہ ستائیس سال لگائی جاہ ہوتی ہے۔ تعجب  
 یہ مرزا جی کسی حساب سے اسے تیس سال بلکہ تیس سے زیادہ عمر کا لکھ رہے ہیں اور نہیں معلوم کہ دو سال ساڑھے نو ماہ  
 دن سیعاد میں کہاں سے داخل کر رہے ہیں۔

مرزا جی کی پانچواں جگہ پر ہی بکڑی نہیں گئی بلکہ آپ ہمیشہ سے جھوٹ بولنے کے عادی ہیں چنانچہ آتم جو  
 پیش گوئی کی مقررہ میعاد (۵ ستمبر ۱۸۹۲ء) کے اندر نہ مرا بلکہ میعاد سے ایک سال بڑے کیا وہ ماہ بعد  
 از مرزا جی نے اس کے بعد تریاق القلوب کے مناظر لکھا کہ آتم کو رجوع کی وجہ سے دو سال سے کچھ زیادہ

۱۱ بعد ازاں اسکی قید بتلائی ہے کہ پیشگوئی کو بعد ازاں مرحوم کو ہاں پیشی پیدا ہوئی



کی عمر کا لکھ دیا۔

تأثرین: بغور اسکی پالا کیاں ملاحظہ فرمادیں کہ پیش گوئی تو ابتر کی ہو لیکن جب وہ صاحب اولاد۔ ثابت اولاد ہوئے تو یہ عذر کیا کہ یہ اولاد پیشگوئی سے پہلے کی ہے۔ اور ظالم اکیا ابتر کے یہ معنی ہیں؟ کہ تمہاری پیشگوئی کے بعد اسکی اولاد نہ ہو کوئی کہیگا؟ نف ہو تمہاری اس سچائی پر اور دیکھئے کہ پیشگوئی تو کیں منشی صاحب مرحوم کے حق میں لیکن جب وہ صاحب اولاد میں تو یہ عذر کیا جائے کہ اسکا پوتہ پیدا نہیں ہوا۔ حیف ہے اس الہام پر۔

مرزا ایوب انصاف سے کہنا کہ منشی صاحب کے (خدا خواستہ) اگر پوتہ نہ ہو تو منشی صاحب ابتر کیوں ہوئے؟ ہوا تو انکا بیٹا ہوا نہ کہ منشی صاحب۔ ابتر تو اسکو کہا جاتا ہے جسکی اولاد نہ ہو۔ جب منشی صاحب کی اولاد نہ ہو ہے تو پیشگوئی کے کذب میں کیا شک رہا؟ خدا نے چاہا تو ہم بہت جلد محمود کا نرینہ اولاد کی خوش خبری سنکر تمہاری اس بے ہوشی کوئی بھی تکذیب کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

# مرزا جی کے پاپون بیٹے کے متعلق

وہاں اکبر نے اپنے پانچویں بیٹے کے متعلق جو پیش گوئی کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں:-  
یہ خدا کی قدر توں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے

یہ الہام کیا انا بشرک بغلام حلیم یفرل منزل المبادک یعنی ایک ریلو کی ہم تجھ خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اسکا قائم مقام اور اسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسی اس نے بمجود دعوات مبارک احمد کے ایک دوسرے ریلو کے کی بشارت دیدی

(بقیہ حاشیہ نمبر اول) بہلت دیدی تھی، حالانکہ وہ بقول مرزا جی ۲۰ جولائی ۱۸۵۷ء کو مرآتھار ملاحظہ ہوا تھا مگر آٹھ صاع جو میعاد پیشگوئی سے ایک سال پونے گیارہ ماہ ہوتی ہیں۔ مگر ہماری پنجابی نبی مرزا صاحب ہیں کہ اسی عدت کو دو سال سے زیادہ بتلا رہی ہیں فلعلت اللہ علیہم السلام مرزا ایوب تمہاری نبی اور رسول کو چھوٹا بنا کر کے کرتے ہم تو تھک گئی مگر تم کو شرم نہ آئی کیوں اسکو کہتے ڈھیلے اور بے شرم بھی ہوتے ہیں دنیا میں مگر + سب بہ سبقت لگتی ہو بے حیائی آپکی۔